# علامہ وصی احمد محدث سورتی کچھ یادیں کچھ باتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب سے مسکن اولیا و علما شہر عقیدت پیلی بھیت کی مشک بار فضا میں آنکھیں کھولی ہیں لاتعداد بار آتے جاتے حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ کے مزار کا نظارہ کیا ہے، خوب حاضری سے مشرف ہوا ہوں۔ بزرگان دین سے محبت و عقیدت تو ورثے ہی میں ملی تھی یا یوں کہوں کہ گھٹی میں گھول کر پلائی گئی تھی۔ ابتدا میں بس اتنا جانتا تھا کہ یہ ایک بزرگ ہیں دادا میاں کے نام سے مشہور ہیں۔ پھر جب کچھ شعور بیدار ہوا مطالعہ کا ذوق پیدا ہوا تو حضرت کی سوانح پڑھی اور معلوم ہوا کہ یہ جنہیں میں کوئی بزرگ سمجھ رہا ہوں، یہ تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے معتمد خاص، اہل سنت کے اجلہ علما کے استاذ اور محدث زمانہ علامہ وصی احمد محدث سورتی ہیں۔ پھر یہ سوچا کہ آخر دادا میاں کے نام سے کیوں مشہور ہوے؟ اس کا جواب بھی سوانح ہی میں ملا کہ آپ کے نبیرہ حضرت شاہ مانا میاں جو کہ پیلی بھیت میں بہت شہرت یافتہ بزرگ ہیں ان کی نسبت سے انہیں دادا میاں کہا جاتا ہے۔ سوانح پڑھنے کا اتفاق بھی یوں ہوا کہ میں آن لائن حضرت پر کتابیں تلاش کر رہا تھا اور تذکرہ محدث سورتی نام کی کتاب ہاتھ لگی جسے خواجہ رضی حیدر نے تالیف کیا ہے۔ مجھے یہ جان کر اور مشاہدہ کر کے سخت حیرت ہوئی کہ حضرت علامہ محدث سورتی کہ اپنے وقت کے امام العلما تھے انہیں لوگ ان کے نام سے نہیں بلکہ ان کے پوتے کے نام سے جانتے ہیں کہ یہ ان کے دادا ہیں!

خیر ہمارے دور کا المیہ ہے کہ اہل شہر ہی اپنے ہاں کے بزرگوں سے سب سے زیادہ ناواقف ہوتے ہیں سو یہاں بھی ایسا ہی تھا۔ شہر بھر میں کم سے کم میرے محدود حلقے میں نہایت قلیل ایسے لوگ تھے جو ان کے بارے میں کچھ جانتے تھے۔ میں چوں کہ ان کی سوانح پڑھ چکا تھا میری عقیدت کا درجہ ہی کچھ اور ہو چلا تھا۔

جو بے اعتنائی لوگوں نے آپ کی شخصیت کے ساتھ برتی ہے وہی آپ کے مزار کے ساتھ بھی نظر آتی ہے۔ شہر کے دیگر مزارات پر تو ہمیں لوگوں کا تانتا بندھا ہوا دکھتا ہے، مگر آپ کے مزار پر فجر یا عصر بعد چند افراد ہی نظر آتے ہیں۔ آپ کا مزار مبارک محلہ کبیر خاں واقع مسجد جسے بیلوں والی مسجد کہتے ہیں اس کے احاطے میں موجود ہے، مزار کے قریب ہی ایک قبرستان نما جگہ ہے جہاں زیادہ تر آپ کے خاندان کے افراد مدفون ہیں۔ مسجد کافی وسیع و عریض ہے

جس کے نیچے دکانیں ہیں اور یہ مسجد سیدھے آپ کے پوتے حضرت شاہ مانا میاں کے مزار سے جاملتی ہے۔ مقامی لوگوں سے سنتے ہیں کہ اسی جگہ کہیں آپ کا قائم کردہ ہندوستان کا معروف مدرسۃالحدیث بھی ہوا کرتا تھا۔ آپ کا مزار ایک چھوٹے سے حجرے میں واقع ہے جس کے ارد گرد پست دیواریں ہیں۔ حجرے کا دروازہ عرصہ قدیم سے اتنا چھوٹا ہے کہ اندر جانے کے لیے جھکنا ہوتا ہے اور اندر کی چھت بھی کافی نیچی ہے کہ لمبا آدمی کھڑا نہیں ہو سکتا۔ حجرے میں تین مزارات ہیں جن میں سے وسط میں حضور محدث سورتی کا ان کی داہنی سمت ان کے بھائی علامہ عبداللطیف پیلی بھیتی کا اور بائیں جانب نہ معلوم کس کا مزار ہے۔ جان کی امان ملے تو عرض کروں کہ انتظامیہ نے زیادہ توجہ آپ کے پوتے حضرت شاہ مانا میاں کے مزار پر دی ہے جسے پچھلے دو تین سال قبل ایک فلک بوس خوب صورت قبہ سے مزین کیا گیا ہے، مگر آپ کا مزار ابھی بھی وہی پرانی تعمیر کی قبا اوڑھے ہوے ہے۔

ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ حضرت شاہ مانا میاں کا عرس تو بڑے زور و شور سے مزامیر کی محافل اور نعت خوانی سے منایا جاتا ہے مگر حضور محدث سورتی علیہ الرحمۃ کا عرس کسی مجمع عام میں نہیں ہوتا۔ صرف مزار پر کچھ سجاوٹ ہو جاتی ہے اور اپنے-اپنے طور پر لوگ فاتحہ پڑھ لیتے ہیں۔ برعکس اس کے پیلی بھیت میں لگ بھر ہر بزرگ کا عرس بڑی شان و شوکت کے ساتھ جلسہ خطابت و محافل نعت کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ آخر اس کے پیچھے انتظامیہ کی کیا حکمت عملی ہے؟ نمی دانم!

آپ کے متعلق شہر میں لٹریچر بھی نہ کے برابر ہے، اور یہ کتاب تذکرہ محدث سورتی تو شاید شہر میں دو عدد ہی موجود ہو ایک جو میرے پاس ہے اور دوسری جو میں نے بیلوں والی مسجد کے سابق امام میرے دیرینہ دوست مولانا امام الدین رضوی صاحب کو دی تھی۔ حضرت کے عرس کے حوالے سے مولانا امام الدین صاحب نے کچھ پیش رفت کی بھی کہ عرس بڑے پیمانے پر کیا جاے تاکہ نسل نو کو اس عظیم ہستی کی حیات و خدمات کے بارے میں علم ہو، مگر انتظامیہ نے اس تجویز کو بھی بڑی خوبصورتی سے نکار دیا۔ خیر مجھے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ خصور محدث سورتی کی شان میں ایک منقبت کہی تھی جو کہ آپ کے عرس کی محفل (کہ محدودے چند لوگوں کے درمیان ہوئی) میں مولانا امام الدین صاحب نے پڑھی وہ سالہا سال آپ کے مزار پر عین قدمین کے پاس معلق رہی (اب غالباً مسجد کے حجرۂ امام میں آویزاں ہے) کافی حضرات نے اسے پڑھا اور محظوظ ہوے۔ یہاں تک کہ عرس حشمتی میں آے ایک صاحب نے

اسی کے حوالے سے مجھے فون کیااور اپنے مدرسے کے لیے ایک ترانہ قسم کا لکھنے کی فرمائش ظاہر کی، اس وقت تو میں نے ہامی بھر دی مگر بعد میں بات آئی- گئی ہو گئی۔ میری نظر میں عوامی سطح پر انٹرنیٹ کے ذریعہ اگر کسی ادارے نے حضرت کی شخصیت کو عام کیا ہے تو وہ انجمن ضیاء طیبہ ہے جس کے سر پر آپ کی سیرت کو عام کرنے والوں میں سر فہرست ہونے کا تاج زریں ہے۔ کاش کے باقی ادارے بھی آپ کی شخصیت کو عام کرنے میں ایسی ہی سبک رفتاری کا مظاہرہ کرتے۔

خیر، بات طویل ہو چلی، ابھی 28 جولائی کو وہاں کی حاضری دی تھی تو احاطے میں تعمیر کا کام جاری ہے، شاید کہ انتظامیہ کی نظر عنایت اب اس خطے کی طرف بھی مبذول ہوئی ہے۔ اللہ تعالی مبارک کرے!

اللہ تبارک و تعالی آپ کے مرقد پر رحمت و انوار کی بارشیں کرے اور آپ کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے۔

**آمین یا رب العلمین بجاہ النبی الامین علیہ و آلہ افضل الصلوۃ و اکمل التسلیم**

۲۴/ذی الحجہ ۱۴۴۲ھ - مطابق - 4 اگست 2021ء۔ بمقام: پیلی بھیت شریف

☆☆☆

**کتبہ: المفتقر الی اللہ سبحانہ و تعالی**

***فردین احمد خاں فرؔدین رضوی***

[بی-سی-اے؛ کھنڈیلوال کالج، روہیل کھنڈ یونیورسٹی،

ریسرچ اسکالر، اسلامیات، استشراقیات و استغرابیات]